بھارت صرف کرکٹ میں روایتی حریف کیوں؟

تحریر: سہیل احمد لون

T20 ورلڈ کپ کے آغاز کے ساتھ ہی وطن عزیز میں کچھ دن کے لیے گھروں، دفاتر، تعلیمی اداروں، کاروباری مراکز سمیت میڈیا پر بھی عمومی موضوعات کی بجائے کرکٹ ہی زیر بحث ہے۔ سوشل میڈیا بھی اس کارِ خیر میں شامل ہو چکا ہے جہاں کچھ لوگ دوران میچ بال ٹو بال اپ ڈیٹ کر کے کرکٹ سے دیوانگی کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ جوش اور جنون اس وقت عروج پر نظر آتا ہے جب میچ روایتی حریف بھارت سے ہو۔ کرکٹ کے عالمی کپ کا پہلی بار باقاعدہ انعقاد 1975ء میں ہوا۔ جس کے بعد بالترتیب 1979,1983, 1987 میں عالمی کپ منعقد ہوئے۔ ان تمام مقابلوں میں پاکستان اور بھارت کبھی آپس میں نہیں کھیلے۔ 1992ء کا عالمی کپ اس لحاظ سے کافی یادگار ہے کہ اس میں پہلی بار رنگین وردیوں اور سفید گیند کا استعمال ہوا جس سے عالمی کپ رنگین سے رنگین تر ہوتا چلا گیا۔ عمران خان کی قیادت میں پہلی بار پاکستان عالمی کپ جیتا مگر پاکستان بھارت پہلی بار عالمی کپ میں آمنے سامنے آئے جس میں بھارت کا پلہ بھاری رہا۔ عالمی کپ جیتنے کی خوشی میں بھارت سے ہارنے کا غم فوری بھلا دیا گیا۔ مگر اس کے بعد پاکستان اور بھارت جب بھی عالمی کپ میں آمنے سامنے آئے فتح بھارت کا مقدر رہی۔ یہ سلسلہ پچاس اوورز کے عالمی کپ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ T20 کے عالمی مقابلوں میں بھی بھارت سے جیتنے کی خواہش آج تک پوری نہ ہو سکی۔ عالمی کپ میں بھارت اور پاکستان کے میچ میں میڈیا پر بہت ہی جشن منایا جاتا ہے، فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ پاکستانی میڈیا والے میچ سے قبل جیت کا جشن منا لیتے ہیں اور بھارتی میڈیا میچ جیتنے کے بعد جیت کا جشن مناتا ہے۔ کھیل میں فارم اور فٹنس سب سے بنیادی چیز ہوتی ہے مگر ہمارے ہاں پرچی مافیا ہونا لازمی جزو ہے۔ T20 جیسے تیز ترین فارمیٹ میں ہماری ٹیم میں ان فٹ کھلاڑیوں کو صرف اس بنا پر ترجیح دی گئی کہ ان کا کپتان، یا بورڈ کے ممبران سے اچھا دوستانہ ہے۔ ویسے یہاں گلہ یا شکایت بھی نہیں بنتی کیونکہ جہاں کرکٹ بورڈ کا چیئر مین ہی 'نوازا'' گیا ہو وہاں کھلاڑیوں کو نواز دیا جائے تو کیا برائی ہے؟ T20 میں بھارت کو پہلی بار ہرانے کی تشنگی آج تک ویسی ہی ہے جیسے کسی بھی عالمی کپ میں بھارت کو ہرانے کی کبھی تھی۔ سابقہ کپتان یونس خان نے کہا ہے کہ جب انہوں نے T20 کپ جیتا تھا تو وہ بھی پہلا میچ ہار گئے تھے، ویسے 1992ء میں بھی ابتدائی حالات کچھ حوصلہ افزا نہیں تھے۔ حالیہ T20 میں بھارت اور پاکستان جب آمنے سامنے آئے تو پاکستان پہلی بار بھارت کو کسی بھی عالمی کپ میں ہرانے کی حسرت لیے میدان میں اترا تھا جبکہ بھارت آج تک پاکستان کو کبھی محدود اوورز کے میچ میں جمعہ والے دن ہرانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ میچ کا نتیجہ کچھ بھی نکلتا ایک نئی تاریخ رقم ہونا لازمی امر تھا اور بھارت نے جمعہ کا روز پاکستان کو ہرانے کا خواب بھی پورا کر لیا۔ اب پاکستان کو عالمی کپ میں بھارت کو ہرانے کے لیے مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ ویسے اس بار میچ ہارنے کے بعد پہلی بار سرفراز نواز کا یہ بیان سننے میں نہیں آیا کہ میچ فکس تھا۔ ماضی کی طرح اس بار بھی کامران برادرز اور شعیب ملک ٹیم کا حصہ ہیں جن پر سرفراز نواز کھلے الفاظ میں الزامات لگا چکے ہیں۔ ویسے جہاں انتخابات فکس ہو سکتے ہیں وہاں میچ فکس ہو تو کیا فرق پڑتا ہے؟ بھارت سے ہارنے کا عوامی ردعمل بہت

شدید ہوتا ہے،اگر کسی اور ٹیم کے خلاف ایسی کارکردگی ہوتی تو کسی نے اتنی پروانہیں کرنی تھی لیکن یہ ردعمل بھی عوامی مسلم لیگ کے ردعمل سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔میڈیا،فلم انڈسٹری،نصاب،سیاست،بنیاد پرستی نے دونوں ممالک کے درمیان ایسی خلیج پاٹ رکھی ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو محض روایتی حریف ہی نہیں بلکہ دشمن تصور کریں۔کرکٹ ایک کھیل ہے اس کو بس کھیل ہی رہنے دیا جائے تو ٹھیک ہے،اسے حق و باطل کی جنگ بنا کر پیش نہیں کرنا چاہیے۔پاکستانی ٹیم کی جگہ اگر بھارتی ٹیم عالمی مقابلوں میں پاکستان سے لگاتار ہارتی تو پتہ نہیں ان کی عوام ٹیم کا کیا حال کر دیتی۔اس معاملے میں پاکستانی عوام بہت فراخ دل ہے کچھ دیر اپنے آپ کو کوستے ہیں پھر سے تازہ دم اور پرعزم ہو جاتے ہیں۔اگر بھارت ہمارا روایتی حریف ہے تو صرف کھیل کے میدان تک ہی محدود کیوں ہے؟

چند روز قبل میں اپنی بچی کو سکول سے لینے گیا تو سکول میں مختلف جگہ پر رنگ بکھرا ہوا تھا،کلاس سے بچے باہر نکلے تو بچوں کے منہ یا کپڑوں پر بھی مختلف رنگ لگے تھے۔میری بچی نے بتایا کہ آج ہولی کا دن ہے۔برطانیہ میں تمام مذاہب کو اپنے تہوار منانے کی مکمل آزادی ہے۔ بھارت نے اپنا کلچر ہی نہیں بلکہ اپنا مذہب،رسوم اور تہوار بھی دیگر ممالک میں متعارف کروائے ہیں کہ یہاں بسنے والا ہر شہری اگر منانے میں ان کا ساتھ نہ بھی دے تو ان کو ان کے بارے میں خوب واقفیت ہوتی ہے۔بدقسمتی ہم آج تک اس بات کا جواب نہیں دے پائے کہ ہماری عید ایک دن یا ایک ساتھ کیوں نہیں ہوتی۔کاش!ہم اس معاملے میں بھی بھارت کو اپنا ایسا ہی روایتی حریف تصور کریں۔ہماری عسکری قیادت بھی روایتی حریف بھارت کی یہ روایت اپنا لے کہ جمہوریت پر شب خون نہیں مارنا،ملکی سربراہان روایتی حریف بھارت کی طرح اپنی خارجہ پالیسی بنائیں اور اس کا دفاع بھی کریں،کرپشن میں تو ہم نے بھی انی ڈالی ہوئی ہے مگر یہاں کوئی انا ہزارے نظر نہیں آتا،روایتی حریف کی طرح کیا ہمارے ہاں کوئی عام آدمی پارٹی روایتی سیاسی جماعتوں کو ٹکر دینے کے لیے بن سکتی ہے؟کیا اسے بھی ایسی ہی پزیرائی مل سکتی ہے؟روایتی حریف اگر اجتماعی زیادتی کرنے والوں کو سزائے موت دیتا ہے تو کیا ہم اس سے بہتر انصاف فراہم کرنے کا عملی مظاہرہ کر سکتے ہیں؟بغل میں دبا کر ناریل توڑنے یا لوگوں کا ہجوم اکٹھا کر کے جھنڈا بنانے کا عالمی ریکارڈ بنانے کی بجائے ہم روایتی حریف بھارت کا کمپیوٹر،سوفٹ ویئر میں مقابلہ کرنے کی کیوں نہیں سوچتے؟روایتی حریف نے تقریباً تین دہائیوں سے اپنا نصاب اور تعلیمی نظام تبدیل کیا جس کے مثبت اثرات آج دیکھے جا سکتے ہیں۔ہم اس کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں؟حیرانی ہے کہ ہم اس کو دوسرے میدانوں میں اپنا حریف کیوں نہیں بناتے؟تعلیمی معیار،معاشی استحکام،خارجہ پالیسی،جمہوریت کے نفاذ میں وہ ہم سے آگے ہیں اور مزید آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔کیوں ہم دوسرے معاملات میں اپنی توجہ کرکٹ کے میچ کی طرح مرکوز نہیں کرتے؟ان کی روایات،رسمیں،تہذیب وتمدن کو ہم نے غیر محسوس طریقے سے اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا ہے۔ہر گھر میں ان کے پروگرامز بڑے شوق سے دیکھے جاتے ہیں۔حال یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کا پتہ نہ ہو مگر ان کے مذہبی اور علاقائی تہواروں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ان کا میڈیا ہمیں ہر بات میں نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ ہمارے چینلز کو انٹرٹینمنٹ کی خبر ہی بھارت سے ملتی ہے۔ہم نے اپنے نصاب سے اسلامی تاریخ کے کئی واقعات اس لیے نکال دیے کہ دنیا والے ہم کو جہادی یا دہشت گرد نہ سمجھیں۔مگر بھارت بڑی ڈھٹائی سے میڈیا کے ذریعے اپنے مذہب کا پرچار کر رہا ہے۔ان کی تبلیغ کا دائرہ پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ برطانیہ سمیت یورپ،کینیڈا اور امریکہ تک محسوس کیا جا سکتا ہے۔اس معاملے میں ہم ان کو اپنا روایتی حریف

کیوں نہیں سمجھتے ؟اگر ہم کو انڈین کلچر، آئی پی ایل، اور بولی ووڈ اتنا ہی اچھا لگتا ہے تو عالمی کپ کے ایک میچ میں شکست پر اتنا افسردہ ہونا میری سمجھ سے بالاتر ہے۔اس وقت کرکٹ سے زیادہ کئی اہم معاملات ہیں جن پر ہم کو یکجا ہو کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ بھارت سے میچ والے دن یہ ثابت ہو گیا کہ ہم ابھی مردار نہیں ہوئے۔ ہم زندہ ہیں بس ذرا ضمیر سویا ہوا ہے اور تا حال اُس کے جاگنے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے لیکن تبدیلی ایک ایسا قانون ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتا سو ہمیں کچھ تاخیر ضرور ہو چکی ہے لیکن ہم مایوس نہیں ۔۔۔ نہ تو سیاسی حالات سے اور نہ ہی T20 ورلڈ کپ لے کر کوئی گھر چلا گیا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

22-03-2014.